سوموار
18- دسمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 285 | سوموار 25 رجب 1416ھ، 18 فتح 1374ہش، 18- دسمبر 1995ء

یاد رکھو ہر سانس موت کے قریب کرتا جاتا ہے

دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے۔ اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کلمات الہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی (عبادت) بھی قبول نہیں ہوتی۔

کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل (صاحب ایمان) بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا۔ اگر لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کر لیں تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 304)

حقیر سے حقیر چیز کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کے نیچے لیا ہوا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

لوگوں کا مال چھین لینے والے انسان سے تعلق رکھنے والا انسان کبھی خوش نہیں ہو سکتا لیکن ایک (صاحب ایمان) کا معاملہ تو ایسے خدا کے ساتھ ہے جو رب العالمین ہے انسان تو انسان چھوٹے سے چھوٹے کیڑوں کے ساتھ اس کا معاملہ ہے کہ حمد ہی حمد اس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ انسان جب ایک گھوڑے یا گدھے کے ساتھ خدا کے معاملے پر غور کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی۔ ذلیل سے ذلیل۔ حقیر سے حقیر چیز خدا کی شفقت اور احسان کے نیچے ہے۔ اکثر انسانوں کی حرص کو دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ جو غلہ پیدا ہوتا ہے اگر سب کا سب غلہ ہی پیدا ہوتا تو انسان تمام کو اپنے گھر میں ڈال لیتا۔ اور بیل کو چرنے کے لئے جنگل میں ہانک دیتا اور اس کو ذرا بھی نہ دیتا لیکن اسے تو رب العالمین نے پیدا کیا تھا۔ انسان کے لئے دانہ اور جانوروں کے لئے توڑی نکال دی۔ اب اگر انسان اسے محروم کرنا چاہے بھی تو محروم نہیں کر سکتا۔ بہر حال اسے دینا ہی پڑے گا۔ ہر چیز میں یہی حال ہے۔ چیونٹی کو کیسا علم عطا کیا ہے۔ کیسا تمدن دیا ہے بے نظیر تمدن ہے۔ انسان میں بھی وہ نہیں پایا جاتا۔ یہ اس میں فطرتی ہے اور انسان کے اپنے اختیار میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تمدن کے لئے چیونٹی قابل ستائش نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا پتہ چلتا ہے اگر ایک چیونٹی کو ایک دانہ ملتا ہے تو وہ خود نہیں کھائے گی قوم کے خزانے میں داخل کر دے گی۔ وہاں سے پھر جب کھائے گی تو سب اکٹھی کھائیں گی۔ پھر خواہ کوئی زیادہ کھائے یا کم۔ اور لانے کے لئے یہ نہیں کہیں گی کہ فلاں زیادہ لائی ہے اور فلاں کم۔ کیونکہ ہر ایک نے دیانت سے کام کیا اس لئے ہر ایک کا حق ہے۔ جتنا کھا سکے

باقی صفحہ 7 پر

نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ عزیز مکرم محمد افضل جاوید صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور ابن مکرم محمد ارشد کاتب صاحب دار الصدر شرقی ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 95-12-7 کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ برات ربوہ سے روانہ ہو کر گارڈینہ ہوٹل لاہور پہنچی مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اشاعت نے ان کا نکاح ہمراہ عزیزہ کنول مرزا دختر مکرم اختر بیگ صاحب آف پٹی حال لاہور کے ساتھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور بعد ازاں رخصتی کی دعا کرائی۔ محمد افضل صاحب جاوید مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب ہیڈ کاتب کے پوتے ہیں۔

دوسرے روز 8- دسمبر 1995ء کو بعد جمعہ گراؤنڈ صدر انجمن احمدیہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ (موصیہ) اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 27 نومبر مختصر سی علالت کے بعد ساڑھے نو بجے شب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 29 نومبر بعد فجر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے کروائی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ چندہ وقف جدید کی بھرپور وصولی کا اہتمام فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ - پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق اللہ - حقوق العباد

دنیا میں اکثر انفرادی اور اجتماعی تگ و دو اپنے حقوق کے حصول کے لئے ہی ہوتی ہے۔ افراد کے متعلق غور کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ بات وہ اپنے حقوق کی کرتے ہیں۔ گھر کی بات ہو یا باہر کی اکثر رونا یہی رویا جاتا ہے کہ ہمارے حقوق ہمیں نہیں ملتے۔ بعض اوقات تو یہ بات یہاں تک جا پہنچتی ہے کہ والدین اور اولاد کے متعلق بھی یہی کچھ سنا جاتا ہے۔ والدین اپنی اولاد سے نالاں ہوتے ہیں کہ وہ ان کے حقوق ادا نہیں کرتی اور اولاد والدین سے نالاں ہوتی ہے کہ وہ ان کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اسی طرح بات بڑھ کر دوسرے لوگوں تک جا پہنچتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اپنے فرائض کی بات تو کم کرتا ہے حقوق کی بات زیادہ کرتا ہے۔ اجتماعی طور پر بھی قوموں اور ملکوں کے تعلقات کی بنیاد حقوق کے ملنے یا نہ ملنے تک منحصر ہوتی ہے۔ ہمارے حقوق ادا کئے جاتے ہیں یا نہیں یہ وہ بات ہے جو ہمارے تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر ہر شخص کو اس کے حقوق ملتے رہیں تو انفرادی اور اجتماعی زندگی نہایت پر سکون ہو جائے گی۔ البتہ یہ بات سوچنے والی ہے کہ جو شخص اپنے حقوق مانگتا ہے کیا وہ حقوق اس کے ہیں بھی یا نہیں۔ کیونکہ لینے کے لئے دامن زیادہ پھیلا دیا جاتا ہے۔ جو باتیں بعض اوقات ہمارے حقوق میں شامل نہیں ہوتیں انہیں بھی اپنا حق سمجھ کے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں یہ حقوق ملنے چاہئیں۔ حقوق کی بات کرتے ہوئے یہ پیش نظر رہنے کی ضرورت ہے کہ اصل حقوق تو اللہ کے ہیں اور اس کے بعد بندوں کے اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے۔ جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنا لے اس وقت تک اللہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔"

اس ارشاد میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اگرچہ حقوق تو دو قسم کے ہیں یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد لیکن چونکہ حقوق العباد بھی اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے ادا کئے جاتے ہیں اس لئے یہ بھی حقوق اللہ ہی میں شامل ہیں۔ اور حقوق العباد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ادا کئے جاتے ہیں ان میں کسی قسم کی کمی کرنا دراصل حقوق اللہ کی ادائیگی میں کمی کرنے کے مترادف ہے۔ اور دوسری بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ حقوق العباد کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ہم اپنا حق لیتے رہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو کار آمد بنانے کی ضرورت ہے۔ اپنا حق بھی ہم لیں یہ بات نہایت ضروری ہے لیکن اپنا حق اس طرح نہ لیں کہ ہمارے نافع الناس بننے میں کوئی بات روک پیدا کر دے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور انسان کو اپنے آپ کو کار آمد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کار آمد اسی طرح بنا سکتا ہے کہ نافع الناس ہو۔ دوسروں کے کام آئے۔ صرف اپنے حقوق کے لئے نہ جھگڑتا رہے حقوق العباد ادا کرے۔ بالکل اسی طرح جس طرح حقوق اللہ کا ادا کرنا لازم ہے۔ حقوق العباد بھی ادا کرے۔ جہاں اپنا حق مانگے وہاں دوسروں کا حق بھی انہیں دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حقوق اللہ بھی ادا کر سکیں اور حقوق العباد بھی۔

ایک دوجے کو نہ سمجھیں، کاش ایسا تو نہ ہو
مَیں جو کہتا ہوں یہ بہتر ہے وہی تم بھی کہو
دوستی کا راز پانا ہو تو اس پر سوچیے
"من تُرا حاجی بگویم تُو مرا حاجی بگو"

ابو الاقبال

O

حسبِ معمول دسمبر بھی گزر جائے گا
سال اِک ماضی کے مدفن میں اُتر جائے گا

وقت خود کار مشینوں کی طرح چلتا ہے
بے نیاز اس سے، کوئی چلتا ہے یا رُکتا ہے

ہم سے اِس سال جو بچھڑے ہیں وہ یاد آئیں گے
سالِ آئندہ میں کچھ اور گزر جائیں گے

کس کو معلوم ابھی باقی ہے مدّت کتنی
اپنے مولا کو منا لینے کی مہلت، کتنی

شان سے روز نئی جلوہ گری ہے تیری
نظمِ فطرت میں یہ سب کاری گری ہے تیری

ہر نئی رات نیا دن ہو مبارک یا ربّ
ہر نیا سال ہو ہم سب کو مبارک یا ربّ

احمدیت کا شجر پھُولے پھلے، ہم دیکھیں
زندگی آقا کو دے، ہم کو بھی، باہم دیکھیں

تُو رہے ہم سے تو ہم تجھ سے ہوں راضی پیارے
تیری آغوش میں آئے مِری باری پیارے

امۃ الباری ناصر

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام محامدِ حقّہ اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے

وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اس وقت بجٹ پر بحث کرتے ہوئے جو سوالات پیش ہوئے ہیں ان میں سے ایک اہم سوال خالد کی اشاعت کا تھا۔ ابھی ہماری جماعت کی جس قسم کی حالت ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں زیادہ رسالوں کی اشاعت پسند نہیں کرتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر رسالے نکلے اور جماعت کو ان کی اشاعت کی طرف توجہ نہ ہو تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ان رسالوں سے جماعت کے اندر لکھنے کا شوق پیدا ہو جائے اور کوئی کسی رنگ میں لکھے اور کوئی کسی رنگ میں تو یہ بے شک ایک مفید کام ہو سکتا ہے۔ جب خالد کی اشاعت کی تجویز ہوئی تھی اس وقت میں نے کہا تھا کہ اگر خدام اس کو چلا سکیں تو بے شک چلا لیں۔ لیکن مجھے انشراح نہیں اور آج جو اس کی خریداری کی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس سے میرے اس شبہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں چالیس تک کی عمر والے افراد کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہو گی۔ ان میں سے اگر عورتوں کو الگ کر دیا جائے تو پچاس ہزار مرد رہ جاتے ہیں۔ اور پھر اگر چھوٹی عمر کے لڑکوں کو نکال دو تو پندرہ سے چالیس تک کی عمر والے نوجوان ہماری جماعت میں پچیس ہزار کے قریب ہوں گے۔ اگر دو فی صد خالد کے خریدار ہوں تو اس رسالے کی خریداری پانچ سو ہونی چاہئے۔ اگر پانچ فی صدی خریدار ہوں تو ساڑھے بارہ سو خریداری ہونی چاہئے۔ اگر دس فی صدی خریدار ہوتے تو اس کی اشاعت ڈھائی ہزار تک ہوتی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ علمی ذوق ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہوا جو ہونا چاہئے۔

مجھے ذاتی طور پر ایسی کتابوں اور رسالوں کے مطالعے کا شوق ہے جن میں مختلف امور کے متعلق ملکوں اور قوموں کا باہم مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر بتایا جاتا ہے کہ مختلف ممالک یا قومیں یا بڑے بڑے شہر اور قصبات کس رنگ میں ترقی کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ یورپ اور امریکہ میں یہ رواج ہے کہ وہ اخباروں اور رسالوں کی فہرست دیں گے تو ساتھ ہی جس شہر یا قصبے سے وہ اخبار یا رسالہ نکلتا ہے اس کی آبادی بھی بتائیں گے۔ اور یہ بھی ذکر کریں گے کہ اس اخبار یا رسالے کی اشاعت کتنی ہے۔ میں نے دیکھا ہے وہاں ایسے قصبے جن کی تین تین چار چار ہزار کی آبادی ہے ان میں ہزار بارہ سو چھپنے والا اخبار پایا جاتا ہے۔ یوں بڑے بڑے اخباروں کو دیکھا جائے تو بعض اخبار ایسے ہیں جو بیس بیس لاکھ کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ سارے انگلستان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ ہے اس میں بیس لاکھ کی اشاعت کے یہ معنی ہیں کہ قریباً پانچ یا پونے پانچ فی صدی تک ایک اخبار کی بکری ہے۔ حالانکہ وہاں اور بھی بہت سے اخبار ہیں۔ اور ان میں سے کسی کی اٹھارہ لاکھ کسی کی بیس لاکھ۔ اور کسی کی پچیس لاکھ اگر ان سارے اخباروں کو جمع کیا جائے تو کسی صورت میں ان کی بکری ڈیڑھ کروڑ سے کم نہیں ہو گی گویا ہر چار آدمی کے پیچھے ایک اخبار بکتا ہے۔ ان میں ہفتہ وار اخبار بھی ہیں جن میں سے بعض کی اسّی اسّی نوّے نوّے لاکھ تک اشاعت ہے۔ امریکہ سے ایک رسالہ آتا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ کم سے کم ایک کروڑ چھپتا ہے۔ چار کروڑ ستر لاکھ کی آبادی میں جس قدر روزانہ اخبار ہر ہفتہ اور پھر ماہوار رسالے نکلتے ہیں ان کی مجموعی تعداد چھ سات کروڑ سے کسی قدر کم نہیں۔ گویا فی آدمی ڈیڑھ اخبار کی خریداری بنتی ہے۔ وہاں یہ طریق ہے کہ ہر آدمی دو اخبار ضرور خریدے گا۔ ایک صبح کا اخبار ایک شام کا اخبار۔ حالانکہ شام کے اخبار میں کوئی خاص دلچسپی کا سامان نہیں ہوتا۔ بس اکا دکا خبریں دیکھتے ہیں اور اخبار پھینک کر چلے جاتے ہیں۔ مثلاً اخبار اٹھایا اور یہ دیکھ لیا۔ گھڑ دوڑ میں فلاں آگے رہا۔ یا کتوں کی دوڑ ہوئی تو اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ یا فلاں جگہ کرکٹ کا میچ ہوا اور اس کا یہ نتیجہ نکلا۔ ایک منٹ میں وہ سرسری طور پر اخبار دیکھتے ہیں اور اپنے مذاق کی خبر اس میں تلاش کر لیتے ہیں۔ پھر وہ اخبار اسی جگہ رکھ دیں گے اور آگے چلے جائیں گے۔ لیکن محض اس لئے کہ انہیں دوسروں کے مونہہ سے خبر نہ سننی پڑے۔ وہ باقاعدہ اخبار خریدیں گے اور کھڑے کھڑے یہ دیکھیں گے کہ گھوڑ دوڑ میں کون اول آیا۔ کتوں کی دوڑ ہوئی تو اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور یا کھیل ہوئی تو اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ بس ایک یا دو منٹ وہ اخبار کو دیکھتے ہیں اس کے بعد وہ اس اخبار کو وہیں پھینک دیں گے اور آپ آگے چل پڑیں گے۔ آپ لوگ ان کو دیکھ کر حیران ہوں گے کہ انہوں نے پڑھا کیا ہے۔ ان کا پڑھنا بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ اخبار اٹھا کر پھینک دیا۔ یا یونہی وہیں زمین پر رکھ دیا۔ خود چلے گئے۔ اگر اتفاقاً کوئی ہندوستانی ان کا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگ جائے تو سب لوگ غضب ناک آنکھوں سے اسے دیکھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ اتنا کمینہ اور ذلیل ہے کہ دوسرے کا اخبار پڑھتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں تو وہ اخبار بعض دفعہ سات سات پشت تک چلتا ہے۔ کسی ان پڑھ شخص کو کسی بس یا لاری میں کوئی اخبار مل جائے تو وہ بڑی احتیاط سے اسے اپنے گھر لے آئے گا اور بچے سے کہے گا کہ یہ اخبار پڑھ کر سناؤ۔ وہ پندرہ دن میں اس اخبار کو ختم کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ سنبھال کر اس اخبار کو پڑچھتی پر رکھ دیتے ہیں اور بچے سمجھتے ہیں یہ ہمارے باپ کی لائبریری ہے۔

(فرمودہ 7۔نومبر 1954ء)

ایک واقعہ مشہور ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں کس قدر سستی اور غفلت سے کام لیتے ہیں۔ راجپوتانہ کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں کسی گھر میں آگ لگ گئی۔ پانچ سات میل تک کوئی قصبہ تھا جہاں فائر بریگیڈ تھا۔ اس نے وہاں فون کیا کہ میرے گھر کو آگ لگ گئی فائر بریگیڈ بھجواؤ تا آگ بجھائی جا سکے۔ اسے جواب ملا کہ فائر بریگیڈ کو روانگی کا حکم مل چکا ہے اور وہ تمہارے پاس بہت جلد پہنچ جائے گا۔ لیکن یہ جواب تب دیا گیا تھا جب اس کا مکان جل کر دوبارہ بھی تعمیر ہو چکا تھا۔ اس نے اس جواب کے جواب میں لکھا کہ آپ کا شکریہ۔ مگر اب تو مکان دوبارہ تعمیر ہو چکا ہے۔ اب فائر بریگیڈ کی ضرورت نہیں۔

میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ میں ایکدفعہ قادیان کے قریب ایک گاؤں پھیروچیچی گیا۔ وہاں اکثر دفعہ جایا کرتا تھا۔ وہاں میری کچھ زمین بھی تھی۔ شروع میں ہم وہاں خیمے لگا کر رہتے تھے۔ ایک دفعہ باورچی نے مجھے اطلاع دی کہ آٹا ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے مزید آٹا پسوانے کا انتظام کر دیا جائے۔ صرف ایک وقت کا آٹا باقی ہے۔ مہمان کثرت سے آتے جاتے ہیں اس لئے اس کا انتظام جلد کر دیا جائے۔ میں نے ایک دوست کو بلایا ان کا نام قدرت اللہ تھا۔ پہلے میری زمینوں پر ملازم رہ چکے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ آٹا ختم ہو چکا ہے۔ صرف ایک وقت کا آٹا باقی ہے۔ مہمان کثرت سے آتے ہیں اس لئے دو بوریاں آٹا پسوا لاؤ۔ وہاں قریب ہی تیس کے قریب پن چکیاں تھیں۔ اس لئے آٹا پسوانے میں کوئی دِقّت نہیں تھی۔ میں نے انہیں یہ ہدایت کی کہ اس بارہ میں سستی نہ کرنا۔ یہ نہ ہو کہ مہمانوں کو آٹا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو۔ گاؤں سے اتنا آٹا نہیں مل سکتا۔ چنانچہ وہ اسی وقت چلے گئے تا آٹا پسوانے کا انتظام کریں۔ میں نے انہیں چلتے چلتے بھی تاکید کی کہ آٹا جلد پسوا کر لانا۔ اس میں سستی نہ کرنا۔ دوسرے دن صبح کا وقت آیا کھانا تیار ہو کر آگیا اور ہم نے کھا لیا۔ شام ہوئی تو کھانا آگیا میں نے خیال کیا کہ آٹا آگیا ہو گا۔ لیکن بعد میں باورچی نے بتایا کہ اس وقت ہم نے گاؤں کے دوستوں سے تھوڑا تھوڑا آٹا مانگ کر گزارا کر لیا ہے۔ کل کے لئے آٹے کا انتظام کرنا مشکل ہے۔ آپ آٹا پسوانے کا جلد انتظام کر دیں۔ اتنے چھوٹے گاؤں میں اس قدر آٹے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ میں نے سمجھا کہ چلو اس وقت آٹا نہیں آیا تو صبح آجائے گا۔ لیکن صبح کے وقت بھی آٹا نہ آیا۔ میں نے کہا چلو اس وقت گاؤں سے تھوڑا تھوڑا آٹا مانگ کر گزارا کر لو۔ امید ہے شام تک آٹا آجائے گا۔ ویسے تو گاؤں میں چار پانچ سو احمدی تھے۔ لیکن کسی ایک گھر سے اس قدر آٹے کا انتظام مشکل تھا۔ چٹکی چٹکی آٹا مانگنا پڑتا تھا۔ اب اڑتالیس گھنٹے گذر چکے تھے لیکن یہاں قدرت اللہ صاحب واپس نہ آئے۔ پھر اگلی شام بھی آگئی لیکن میاں قدرت اللہ واپس نہ آئے۔ چنانچہ پھر گاؤں کے احمدیوں سے آٹا مانگ کر گذارا کیا گیا۔ اس پر میں نے ایک احمدی کو میاں قدرت اللہ صاحب کے پاس بھیجا اور اسے ہدایت کی کہ وہ یہ معلوم کرے کہ آٹا پسوانے میں اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے۔ وہاں یہ لطیفہ ہوا کہ اس دوست نے میاں قدرت اللہ کے دروازے پر دستک دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ آخر اس نے بلند آواز سے کہا حضرت صاحب خفا ہو رہے ہیں۔ آٹا نہ ہونے کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ آخر تم بتاؤ تو سہی آٹا پسوانے میں کیوں دیر واقع ہوئی ہے۔ آخر میاں قدرت اللہ صاحب باہر نکلے اور کہا کہ "اسیں غور پئی کرنے ہاں کہ آٹا کہیڑی چکی توں پسوایئے" یعنی میں تین دن سے یہ غور کر رہا ہوں کہ آٹا کس چکی سے پسوایا جائے۔ گویا آٹا پسوانے کا خیال ہی نہ تھا۔ ابھی تو یہ غور ہو رہا تھا کہ آٹا پسوایا کہاں سے جائے۔ تو یہ ہمارے ملک کی Red Tapism ہے۔ ہم ہر معاملے کو لٹکاتے ہیں کہ دو منٹ کا کام ہو تو اس پر مہینے لگ جاتے ہیں۔ میرا ناظروں سے یہی جھگڑا ہوتا ہے۔ اور انہیں میں میاں قدرت اللہ صاحب ہی کی مثال دیتا ہوں............ میری کئی راتیں ایسی گزری ہیں کہ میں نے رات کو عشاء کے بعد کام شروع کیا اور صبح (—) ہو گئی۔ تم یہ کیوں نہیں کر سکتے۔ اب بھی میرا یہ حال ہے کہ میری اس قدر عمر ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے سے میں محروم ہوں عبادت کے لئے بیت میں بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن چارپائی پر لیٹ کر بھی میں گھر پر کام کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں جب فسادات ہوئے۔ میں ان دنوں کمزور بھی تھا اور بیمار بھی۔ لیکن پھر بھی رات کے دو دو تین تین بجے تک روزانہ کام کرتا تھا۔ چھ ماہ کے قریب یہ کام رہا۔ جو لوگ ان دنوں کام کر رہے تھے۔ وہ جانتے ہیں کہ کوئی رات ہی ایسی آتی تھی جب میں چند گھنٹے سوتا تھا۔ اکثر رات جاگتے جاگتے کٹ جاتی تھی۔ نوجوانوں کے اندر تو کام کرنے کی امنگ ہونی چاہئے۔ میاں قدرت اللہ صاحب والا غور انہیں چھوڑ دینا چاہئے۔

مسکینی سے (کلام الٰہی) کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیالوں کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب

(اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے)

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے عظیم المرتبت فرزند اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ آپ سے میری ابتدائی واقفیت 1936ء میں گوجرانوالہ میں ہوئی۔ جہاں آپ مجسٹریٹ متعین تھے۔ خاکسار اور قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی گوجرانوالہ کے ایک نواحی قصبہ میں مناظرہ کے لئے گئے ہمارا قیام گوجرانوالہ شہر میں تھا اور یہیں پر آپ سے تعارف ہوا۔ آپ نے ایک دن ہمیں شام کے کھانے پر بھی مدعو کیا۔ بعد ازاں گورنمنٹ کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر آپ قادیان اپنے شہر آ گئے۔ اس وقت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ تالیف و تصنیف کا کام کر رہا تھا۔ آپ حضرت میاں صاحب کے بڑے بھائی کے بیٹے تھے اور دار سے ملحق ایک بڑے حویلی نما مکان میں رہتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ آپ کا خاص تعلق تھا۔ آپ اکثر حضرت میاں صاحب کے پاس آتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے آپ کے ساتھ میری بہت زیادہ واقفیت ہو گئی۔ باوجودیکہ آپ گورنمنٹ کے ایک نہایت اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے تھے آپ کی طبیعت میں بڑائی اور نمود و نمائش بالکل نہیں تھی۔ طبیعت میں انکساری، نیکی اور عبادتوں کی پوری پابندی آپ کو اپنے معزز دادا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے وراثت میں ملی تھی۔

تالیف و تصنیف کے کام کی وجہ سے میرا ایک دفتر لائبیری جماعت احمدیہ میں بھی تھا جہاں مختلف کتب سے حوالجات نکالنے میں آسانی رہتی تھی۔ اس دفتر کے مغربی جانب البیت المبارک تھی اور لائبریری کی عمارت کے ساتھ ہی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا حویلی نما مکان تھا جہاں آپ کی رہائش تھی۔ آپ عبادت باجماعت کے بہت پابند تھے۔ ظہر کی عبادت بیت المبارک میں ادا کرتے۔ بعد ازاں بسا اوقات میرے دفتر میں کچھ وقت کے لئے تشریف لاتے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہمراہ ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے جہاں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے آپ کو ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز فرمایا۔ دفتر میں جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی بڑی خندہ پیشانی سے ملتے۔ دفتر نظارت علیا کے ہیڈ کلرک محترم قاضی عبدالرحمان صاحب تھے ان کا اور میرا کوارٹر قریب قریب تھا۔ محترم قاضی صاحب سے میری گہری دوستی تھی۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بھی ہم دونوں سے بہت انس رکھتے تھے اور گاہے گاہے ہمارے مکان پر بھی تشریف لاتے۔ ربوہ میں افسران کے لئے عارضی طور پر جو کوٹھیاں تعمیر کی گئی تھیں آپ کی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کوٹھی ایک دوسری متصل تھیں جن کے درمیان آمدورفت کے لئے ایک دروازہ تھا۔ دفتر کے باہر میری جب آپ سے ملاقات ہوتی تو بعض اوقات آپ ہنس کر فرماتے کہ تم اپنے میاں صاحب سے یہ تو دریافت کرو کہ قادیان کب جانا ہے۔ میں عرض کرتا عجیب بات ہے آپ کا مکان حضرت میاں صاحب کے مکان متصل ہے درمیان میں آمدورفت کے لئے دروازہ بھی ہے اور قادیان جانے کے متعلق دریافت میں کروں۔

اس طرح جب ملاقات ہوتی تو آپ میرا نام عبداللہ لے کر گفتگو فرماتے یہ ایک بے تکلفی کی علامت تھی۔ اگر کبھی مجھے ملک صاحب کہہ کر گفتگو کرتے تو میں فوراً کہتا کہ آج آپ مجھ سے کچھ ناراض ہیں جو عبداللہ کی بجائے ملک صاحب کہہ رہے ہیں۔ اس پر آپ ہنس کر فرماتے معلوم ہوتا ہے تمہیں علم نجوم سے بھی واقفیت ہے۔ غرض بڑی شگفتہ طبیعت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

(مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں سے ماخوذ ہے)

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217)

یو- زیڈ- تاثیر

آبادی پر کنٹرول کی ہمہ جہت پالیسی

پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کا مسئلہ تشویشناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے' اگر اس پر جلد قابو نہ پایا گیا یا کم از کم اس کے حل کے لئے صحیح سمت میں چند ابتدائی قدم اٹھا کر ایک ٹھوس بنیاد نہ رکھی گئی تو ہماری معاشرتی و معاشی ترقی کا سارا عمل اس سے بری طرح متاثر ہو گا۔ 1951ء میں پہلی مردم شماری کے وقت ہماری آبادی تقریباً ساڑھے تین کروڑ تھی' جبکہ ایک اندازے کے مطابق 1994ء میں چار گنا بڑھ کر یہ ساڑھے بارہ کروڑ کے لگ بھگ پہنچ چکی ہے' اگر اس میں اضافے کی موجودہ شرح برقرار رہی تو 2020ء میں ہماری آبادی اکیس کروڑ اور 2040ء میں پچاس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

1950ء میں پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والے ممالک میں چودھویں نمبر پر تھا۔ آج اس کا شمار ساتویں نمبر پر ہوتا ہے اور اگر یہی صورت حال رہی تو آئندہ پچیس برسوں میں یہ سب سے زیادہ آبادی والا چھٹا ملک ہو گا۔ ایک اور تقابلی جائزے کے مطابق اگر ہماری آبادی اسی شرح کے ساتھ بڑھتی رہی تو یہ اگلے تیس برسوں میں دگنی ہو جائے گی' جبکہ جاپان کی آبادی اس کی اپنی اضافے کی شرح کے مطابق آئندہ دو سو پچاس برسوں میں دگنی ہو گی۔

آبادی میں اضافے کے خطرناک رجحان کو بہبود آبادی کے وزیر جے سالک نے ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ ہولناک قرار دیا ہے اور اس پر قابو پانے کے لئے نہ صرف دور رس منصوبہ بندی کی اہمیت پر زور دیا ہے بلکہ بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے آبادی کے تمام حصوں کو حکومت کے تمام منصوبوں میں براہ راست شرکت کی دعوت دی ہے۔

آبادی پر کنٹرول کی موجودہ ہمہ گیر حکمت عملی کے بنیادی مقاصد میں موجودہ افزائش کی شرح 9%ء5 سے 4 فیصد تک لانا اور خاندانی منصوبہ بندی کے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کی شرح کو چودہ فیصد سے بڑھ کر 24 فیصد تک لے کر جانا شامل ہے۔ آبادی پر کنٹرول کی پالیسی دراصل خاندانی منصوبہ بندی اور صحت عامہ کی بہترین سہولتیں' منصفانہ اور مساوی تقسیم کے ذریعے عام لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ وزارت بہبود آبادی اور وزارت صحت اشتراک عمل کے ساتھ اس پالیسی کے تحت دو وسیع تر اور بنیادی اہمیت کے پروگراموں پر کاربند ہیں۔ وزیراعظم کا خصوصی پروگرام برائے پرائمری ہیلتھ کیئر اور فیملی پلاننگ ورکرز پروگرام آج پورے ملک میں نہ صرف زیر بحث ہے بلکہ یہ آبادی پر کنٹرول کی نئی حکومتی پالیسی کے ہراول دستے کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

آبادی کے کنٹرول کے ماہرین کے مطابق کوئی حکومت بھی آبادی کی شرح میں کمی کے منصوبوں پر کامیابی سے اس وقت تک ہمکنار نہیں ہو سکتی جب تک ان میں عوام کی حقیقی شمولیت نہ ہو۔ موجودہ حکومت بہبود آبادی کے اپنے اپنے پروگراموں میں عوام کی وسیع تر شرکت کے لئے صوبائی مشیروں اور بہبود آبادی کے پروگراموں کے چیف پیٹرنز کی رہنمائی میں بڑی ٹیمیں تشکیل دے چکی ہے جو ہر سطح پر بہتر سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہیں۔ نان گورنمنٹ آرگنائزیشنز (NGOS) بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ جس کا مظاہرہ کئی ترقی پذیر ممالک میں ہو چکا ہے۔ خود پاکستان میں کراچی کے ایک بڑے علاقے میں اورنگی پائلٹ پراجیکٹ اس کی ایک روشن مثال ہے جہاں آبادی پر کنٹرول اور صحت عامہ کے ایک پروگرام میں خاندانی منصوبہ بندی کے مختلف طریقوں پر عمل درآمد کی شرح حیرت انگیز طور پر 9% ہے۔ موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں واضح پہل کاری دکھاتے ہوئے کچھ عرصے پیشتر اقوام متحدہ کے پروگرام برائے آبادی فنڈ (UNFPA) اور انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے ساتھ ایک اہم سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں' جس کے تحت پانچ برس کے عرصے میں ایک خطیر رقم کے ساتھ آبادی کے کنٹرول کے سلسلے میں تعلیم اور خاندانی منصوبہ بندی کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کے فنڈ برائے آبادی کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر جنہوں نے کچھ عرصہ قبل پاکستان کا دورہ کیا تھا' پاکستان میں اس سلسلے میں ہونے والی کوششوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے اس اقدام کی بھی تعریف کی جس میں آبادی کے پروگرام پر عمل درآمد کے لئے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔

(اپنا گھر 16-30 نومبر 1995ء)

بقیہ صفحہ 5

اور اس کے فروغ کے لئے مسلسل پر خلوص کوششیں کر رہی ہے وقت کے اس اہم ترین جمہوری تقاضے پر بھی ہمدردی سے ضرور غور کرے گی۔

(اردو نامہ مارچ 1995ء)

اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے' مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

ڈاکٹر سہیل بخاری .... بشکریہ اردونامہ

اردو زبان کا مقدّمہ

ہمارے وطن میں دوست داران اردو کو یہ شکایت کہ اردو اگرچہ ہمارے ملک کی قومی زبان ہے لیکن اسے قومی زبان کا مقام نہیں مل پا رہا ہے قیام پاکستان کے بعد بدیسی حاکموں کی جگہ تو دیسی حاکموں نے لے لی ہے لیکن اردو زبان ابھی تک بدیسی زبان یعنی انگریزی سے اپنی کرسی خالی نہیں کرا پائی ہے۔ دفتری مراسلت اور دوسری تحریروں میں اس کا استعمال عام نہیں ہو پایا ہے اردو کو واحد ذریعہ تعلیم بھی قرار نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی اسے اعلیٰ اور مقابلے کے امتحان کا ذریعہ بھی بنایا گیا ہے یہ لوگ کبھی کبھی اپنے ہم وطنوں میں جذباتی گرمی پیدا کرنے کے لئے قائداعظم مرحوم کا یہ فیصلہ دہراتے رہتے ہیں جو انہوں نے قیام پاکستان کے وقت ہی فرما دیا تھا کہ "پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی۔"

دوسری طرف اہل وطن میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو انگریزی کو اردو پر ترجیح دیتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ انگریزی بین الاقوامی زبان ہے اور ہم پاکستانی دنیا کی دوسری قوموں سے الگ تھلگ رہ کر ترقی نہیں کر سکتے اس لئے انگریزی لکھنا' پڑھنا ہمارے لئے ناگزیر ہے لیکن وہ یہ نہیں بتاتے کہ ہمیں کس حد تک انگریزی کو اپنانا ضروری ہے' وہ اس بات کا جواب بھی نہیں دے پاتے کہ چین' جاپان' روس' فرانس اور جرمنی وغیرہ نے جو ترقی کی ہے وہ اپنی اپنی ملکی زبانوں کے ذریعے سے کی ہے یا انگریزی کی مدد سے؟ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ چھوٹی جماعتوں کی حد تک اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جا سکتا ہے لیکن اعلیٰ جماعتوں میں خصوصاً علوم جدیدہ کی تعلیم کے لئے انگریزی سے امداد طلب ہونا لازمی ہے کیونکہ اردو میں علوم جدیدہ کی اصطلاحات نہیں ہیں یا کافی نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں انگریزی کے بعض حامی دیدہ و دانستہ اردو اور علاقائی زبانوں میں باہمی آویزش و اختلاف پیدا کرنے کی بھی کوشش کرنے لگتے ہیں جو بالکل مہمل سی بات ہے اور اس سے ان کی نیت کا فساد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ قومی اور علاقائی زبانوں کا دائرہ کار جدا ہوتا ہے اس لئے یہ کسی حال میں بھی باہم متصادم نہیں ہوتیں بلکہ پاکستان میں تو اردو عوامی رابطے کی زبان ہے۔ بین اللسانین افہام و تفہیم کا ذریعہ ہے۔ اور دو صوبے والوں کے درمیان ذہنی سطح پر ایک پل کا کام دیتی ہے۔

سچ پوچھئے تو اردو کے حامیوں اور مخالفوں نے ایک خالص علمی اور سماجی مسئلے کو جذباتی رنگ دے کر فضول اور لایعنی بحثوں میں الجھا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی کو اردو پر ترجیح دیتے ہیں وہ بھی سب کے سب دل سے اردو کے مخالف نہیں ہیں بلکہ بات صرف اتنی سی ہے کہ اردو کے حامیوں کی طرح وہ بھی اس علمی مسئلے کا حل سوچ نہیں پا رہے ہیں اس معاملے میں کوتاہی دونوں گروہوں کی ہے اور دونوں میں سے کوئی بھی اس صورت حال کی ذمہ داری سے بری نہیں ہو سکتا یہ درست ہے کہ قائداعظم مرحوم نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان کا درجہ دے دیا تھا لیکن ہم لوگوں نے بھی تو قائداعظم مرحوم کے اس مشورے یا فیصلے میں اضافہ کرنے' اسے حق بجانب ثابت کرنے اور وقیع تر بنانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم نے اردو کے فروغ اور ترقی کے لئے اب تک جو کچھ کیا وہ بس اتنا ہے کہ اردو کو دوسری زبانوں کے مقابلے میں کم تر بنا کر دکھائیں گے اور اردو میں علی العموم احساس کمتری پیدا کریں چنانچہ نہ صرف یہ کہ جب کسی اصطلاح کی ضرورت پڑی ہم نے اردو کی اصطلاح وضع کرنے کی بجائے انگریزی اصطلاح کا عربی' فارسی ترجمہ کر کے ان زبانوں سے اپنی جذباتی وابستگی کا ثبوت فراہم کر دیا اور کبھی یہ ظاہر اور واضح ہی نہیں ہونے دیا کہ اردو زبان میں اصطلاحیں وضع کرنے کی صلاحیت موجود ہے بلکہ یومیہ بول چال کے عام الفاظ روزمرہ اور محاورات' اسالیب بیان معنویات اور گرائمری ڈھانچے کو بھی دوسری زبانوں کے ماتحت کر دیا۔ یہ صورت حال صرف جذباتی ہے اور اس بات کا پکا ثبوت ہے کہ ہم نے کبھی اسے مسئلے پر خالص علمی اور لاثانی نقطہ نظر سے غور نہیں کیا اس بات کی زیادہ ذمہ داری خود حامیان اردو پر عائد ہوتی ہے جو اپنی زبان اردو کے روپ ترک کر کے غیر زبانوں کے روپ اپنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو اردو اور عربی فارسی کے تابع دکھاتے ہیں اور کچھ بظاہر علم و فضل کا لبادہ اوڑھ کر اسے سنسکرت کے مشتق ثابت کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ان دونوں طبقوں نے اردو کو دوسری زبانوں کی خوشہ چیں اور لونڈی بنا دیا ہے۔

دیکھا جائے تو اس لاثانی مسئلے کے حل نہ ہونے کی واحد وجہ یہ ہے کہ اسے علمی سطح پر نمٹانے کی بجائے اس میں جذباتی گرمی پیدا کر دی گئی ہے میرے نزدیک اس کا واحد حل یہ ہے کہ اردو کو کم مائیگی کے طعنے سے نجات دلائی جائے اس کے لئے علم لسانیات سے امداد طلب کر لی جائے۔ اردو زبان پر تحقیق کی جائے اس کی بنیادوں کا سراغ لگایا جائے اس کی اہم خصوصیات واضح کی جائیں' اس کی توانائی اور صلاحیتوں کو واضح کر کے اس پر لوگوں کا اعتماد بحال کیا جائے اور اس کے نادان دوستوں نے جو اس کی ساکھ کھو دی ہے اسے واپس لایا جائے آج دنیا کے تمام مہذب ممالک میں جامعات کا ایک شعبہ لسانیات کی تعلیم کے لئے مخصوص ہے یہاں تک کہ ہمارے پڑوسی ملک بھارت کی علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی یہ شعبہ عرصہ دراز سے قائم ہے لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ملک کی کسی یونیورسٹی میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے جس کے تحت زبان بالخصوص اردو زبان کی سائنٹیفک تعلیم دی جاتی ہو یا اس پر تحقیق کرائی جاتی ہو۔

ہم یہ انتظام کر کے ہی اردو کو کم مائیگی کے طعنے سے نجات دلا سکیں گے اور اسے دنیا کی بڑی سے بڑی اور اہم سے اہم زبان کے مقابلے میں پیش کر سکیں گے۔ جب تک ایسا نہ ہوگا ہم دوسروں کے خوشہ چیں ہی رہیں گے اور کبھی احساس کمتری کے چکر سے نہیں نکل سکیں گے۔ آج جو لوگ اردو زبان میں کوئی کمی بتاتے ہیں' کسی کوتاہی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور کوئی کمزوری گناتے ہیں اس کے ذمہ دار ہم ہیں۔ وہ کمی کوتاہی ہماری ہے' ہماری سوچ کی ہے' ہماری تحقیق کی ہے۔

"اردو ایک آزاد' خود مختار' بھرپور' توانا اور مکمل طور پر باصلاحیت زبان ہے۔" اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے اور قومی زبان کا مسئلہ حل کرنے کی غرض سے ہمارے ملک کی ہر یونیورسٹی میں ایک شعبہ لسانیات کا قائم ہونا بہت ضروری ہے بلکہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہماری موجودہ جمہوری حکومت جو تعلیم پر بطور خاص توجہ دے رہی ہے

باقی صفحہ 4 پر

یاد رفتگاں ... . بشیر احمد شاہد

میاں محمد یوسف صاحب

میاں محمد یوسف صاحب حضرت منشی نبی بخش صاحب (سکول ٹیچر) جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے کے اکلوتے بیٹے اور دو بہنوں کے بھائی تھے۔ آپ کی پیدائش 1913ء میں بمقام انیوباجوہ ضلع نارووال میں ہوئی 1928ء میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کرنے کے بعد آپ ملٹری میں چلے گئے۔ دس سال کی سروس کے بعد آپ قادیان آکر مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔ اور ٹاؤن کمیٹی قادیان میں ملازمت اختیار کر لی۔

1947ء میں پارٹیشن کے وقت آپ قادیان سے ہجرت کر کے کراچی میں آکر آباد ہو گئے۔ اور حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وساطت اور شفقت سے آپ کو اے۔ سی۔ سی۔ کمپنی میں بطور کیشیئر ملازمت مل گئی۔

آپ بیس برس کراچی میں مقیم رہے اور حلقہ رام سوامی میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے جماعت کے ایک فعال رکن ہونے اور کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں آپ کراچی سے تبدیل ہو کر لاہور چلے آئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد لاہور سے ہی اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو کر مستقل طور پر دارالرحمت غربی ربوہ میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کروا کر آباد ہو گئے۔

ربوہ میں رہائش کے دوران آپ کو ایک بار پھر دین کی خدمت کا موقعہ میسر آگیا اور آپ مسلسل بارہ برس محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں سیکرٹری مال کے اہم فریضہ پر فائز رہے اور تادم حیات اس کام کو احسن طریق پر سرانجام دیتے ہوئے آپ اچانک شدید بیمار ہو گئے۔ چنانچہ آپ کے بڑے بیٹے برادرم بشیر احمد چوہدری نے آپ کو بغرض علاج جرمنی بلا لیا۔ لیکن علاج معالجہ کے باوجود دس ماہ بیمار رہنے کے بعد جرمنی کے ایک ہسپتال میں مورخہ 86-6-21 کو آپ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد ادا کر کے جرمنی گئے تھے۔ چنانچہ آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ ربوہ جنازہ لانے سے قبل پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت لندن میں بھی آپ کا جنازہ پڑھایا۔

ان کی رحلت سے سارے خاندان کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ نہایت اعلیٰ گفتار کے مالک تھے۔ اپنوں اور دوسروں میں بہت ہی ہر دلعزیز تھے۔ حتیٰ کہ بڑوں' چھوٹوں سبھی کے دوست اور پیار کرنے والی ہستی تھے۔ بہت ہی مہمان نواز۔ ہمدرد اور ہر ایک کے کام آنے والے وجود تھے۔ دوسروں کا کام کر کے ایک دلی راحت محسوس کرتے تھے۔ ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ ان سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔ سدا خوش رہنے والے سب کو خوش دیکھنے کی تمنا رکھتے تھے۔

ان کا وجود میرے لئے خاص فخر کا باعث بنا کیونکہ ہم ماموں بھانجے۔ سسر داماد کے رشتوں سے بالاتر ہو کر آپس کے دوستانہ تعلقات میں بھی منسلک تھے۔ وہ میرے بغیر کہیں نہ جاتے اور نہ ہی میں نے کبھی ان کے بغیر کسی محفل میں کوئی لطف اٹھایا تھا۔

آخر اپنی عمر عزیز کی 73 بہاریں دیکھ کر ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ پسماندگان کو نیک صالح اور خادم دین بناتے ہوئے ان کی خوبیوں کا صحیح معنے میں وارث بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

تاج محل کی حفاظت کے انتظامات

مغل بادشاہ شاہ جہاں کا اپنی محبوب بیوی کی یاد میں تعمیر کردہ دنیا کا نادر روزگار عجوبہ تاج محل کئی سال سے فیکٹریوں سے نکلنے والے دھوئیں سے آلودہ ہو کر اپنی چمک دمک کھو رہا تھا۔ تاج محل نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب سفید سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے جس کا چاندنی رات میں نظارہ کرنے کے لئے دنیا بھر سے سیاح بھارت آتے ہیں جس سے بھارت کے محکمہ سیاحت کو بھاری آمدنی ہوتی ہے۔

بھارت کی حکومت اور عوام دونوں کو اپنے ملک کے اس عظیم شاہکار کی حفاظت کا ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ چنانچہ جب فضا آلودہ ہونے کے سبب سے تاج محل کے سفید سنگ مرمر کی آب و تاب جھلملانے لگی اور سفید سنگ مرمر کا رنگ بگڑنے لگا تو معاملہ عدالت میں چلا گیا۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ تاج محل کے ارد گرد آگرہ شہر میں جو سینکڑوں کارخانے لگے ہوئے ہیں وہ 31۔ دسمبر تک آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات لگائیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کارخانوں کو بند کر دیا اور ان کو آگرہ سے کہیں اور منتقل کر دیا جائے گا۔ بھارت کے ایک وفاقی وزیر نے بتایا کہ تمام کارخانوں کو سپریم کورٹ کا یہ حکم پہنچا دیا گیا ہے اور اس حکم پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا۔

تاج محل کے ارد گرد 508 ایسے کارخانے ہیں جو فضا کو آلودہ کرتے ہیں اور جن سے تاج محل کا حسن ماند پڑ رہا ہے۔ بھارتی وفاقی وزیر نے بتایا کہ ان میں سے 404 کارخانوں نے پہلے ہی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات نصب کر لئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ باقی 104 کارخانوں کو بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا ورنہ ان کو بند کر دیا جائے گا اور ان کی چمنیوں سے نکلنے والے دھوئیں کو روک دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ آگرہ شہر میں آلودگی کی ذمہ دار ہاں کی ٹریفک اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں بھی ہیں۔ حکومت نے ان کی طرف بھی توجہ کی ہے۔ اور یہ حکم جاری کیا ہے کہ آگرہ میں چلنے والی ہر گاڑی کے پاس آلودگی کو کنٹرول کرنے والا سرٹیفکیٹ لازمی طور پر ہونا چاہئے۔ ورنہ اس گاڑی کو سڑک پر آنے سے روک دیا جائے گا۔

ان اقدامات سے امید ہے کہ تاج محل کا حسن ماند پڑنے کا سلسلہ رک جائے گا۔ اور افسانوی شہرت کے حامل دنیا کے سات عجائبات میں سے ایک یہ حسن و خوبصورتی کا مرقع اپنی ماضی کی آب و تاب بحال رکھے گا۔

OOO

فرانس کے دو ہوابازوں کی رہائی

سربوں نے بالآخر 100 دن کی قید کے بعد فرانس کے دو ہوابازوں کو رہا کر دیا ہے۔ یہ دونوں ہواباز فرانس کے میراج 2000 طیاروں پر فضائی بمباری کرنے گئے تھے اس دوران ان کے جہاز سربوں کی اینٹی ائرکرافٹ گنوں کا نشانہ بن کر تباہ ہو گئے مگر یہ دونوں ہواباز اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

ابتداً میں خیال تھا کہ شاید دونوں ہواباز ہلاک ہو گئے ہوں گے۔ سربوں نے بھی اس بارے میں چپ سادھے رکھی۔ آخر یہ علم ہو گیا کہ دونوں ہواباز زندہ ہیں اور سربوں کی قید میں ہیں۔ لیکن فرانس باوجود کوشش کے ان کو رہا کرانے میں کامیاب نہ ہو سکا اس دوران بوسنیا میں جنگ بند ہو گئی۔ امن کا سمجھوتہ طے پا گیا اور اس پر عمل درآمد کے لئے نیٹو اور امریکہ کی افواج بوسنیا میں اترنے لگیں۔ اس مرحلے پر فرانس نے ایک بار پھر اپنے ہوابازوں کو رہا کرانے کی کوشش کی۔ مگر سربوں نے پھر سے ان کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔

آخر کار جب گھی سیدھی انگلیوں سے نکلتا نظر نہ آیا تو فرانس نے وہ عالمی زبان استعمال کی جسے ڈنڈے کی زبان کہا جاتا ہے۔ اس نے سربوں کو الٹی میٹم دیا کہ اگر اس کے ہوابازوں کو رہا نہ کیا گیا تو فرانس کے طیارے سربوں کے ٹھکانوں پر بمباری کریں گے۔ یہ ڈنڈے کی زبان کارگر ثابت ہوئی اور بالآخر سربوں نے ان دونوں ہوابازوں کو رہا کر کے فرانس پہنچا دیا۔

فرانس میں ان کا استقبال صدر مملکت مسٹر شیراک نے کیا۔ جس کے بعد انہوں نے اپنے اہل خانہ اور فیملی کے دیگر افراد سے ملاقات کی۔

OOO

چین سے ایٹمی پلانٹ کا حصول

پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد نے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں سات فیصد کمی کے باوجود چشمہ نیوکلیئر پلانٹ کی تنصیب کے اخراجات میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا۔ یہ پلانٹ اپنے شیڈول کے مطابق 1998ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ نیوکلیئر ایٹمی پلانٹ کی تنصیب کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں لیکن اس سے حاصل ہونے والی بجلی سستی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں ہائیڈل' تھرمل اور نیوکلیئر پلانٹس کے حصول میں پیش رفت کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر اشفاق احمد نے بتایا کہ چین کے ساتھ 300 میگاواٹ کے دوسرے پلانٹ کے حصول پر بات چیت ہو چکی ہے۔ لیکن یہ پلانٹ کب اور کیسے شروع ہو گا اس میں کئی مالی فنی اور سیاسی دشواریاں حائل ہیں۔ جن کے بارہ میں وہ بطور سائنسدان کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا بھر میں 50 نئے ایٹمی پلانٹ بن رہے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر ایشیا میں ہیں۔ اسی طرح دنیا میں نیوکلیئر پلانٹس اور نیوکلیئر پاور پلانٹس کی تعداد میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں نیوکلیئر پاور کے شعبہ میں پیش رفت کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کا بنیادی مقصد ملک کی خوشحالی میں اضافہ کرنا ہے۔

یاد رہے کہ چین سے اس نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول میں عالمی طاقتوں کی ناپسندیدگی کی وجہ سے تاخیر ہو رہی ہے۔

OOO

نابلوس سے اسرائیلی تسلط کا خاتمہ

اسرائیلی فوج نے چند دن قبل دریائے اردن کے مغربی کنارے کے ایک اہم شہر نابلوس کو بھی خالی کر دیا۔ جس کے بعد 100 رکنی فلسطینی پولیس نے شہر کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اسرائیلی فوج نے خود مختاری کے سمجھوتے کے دوسرے مرحلے کے تحت مغربی کنارے کے فلسطینی شہروں کو ایک ایک کر کے خالی کرنا شروع کیا ہوا ہے۔

نابلوس شہر کے خالی ہونے کے بعد اسرائیلی فوج کے سابق ہیڈکوارٹر کی عمارت پر فلسطینی پرچم لہرا دیا گیا۔ ہزاروں فلسطینی عوام اسرائیلی فوج کی واپسی کے بعد شہر کے فلسطینیوں کے حوالے ہونے کی خوشی میں سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے نعرے لگا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

یاد رہے کہ فلسطینی خود مختاری کے منصوبے پر اسرائیل کے آنجہانی وزیراعظم مسٹر یاتزک رابین نے دستخط کئے تھے۔ ان کے ایک جنونی یہودی کے ہاتھوں قتل کے باوجود اس سمجھوتے پر معمول کے مطابق عمل جاری ہے۔ نئے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز نے یقین دہانی کرائی تھی کہ مسٹر رابین کی وفات سے امن کا عمل متاثر نہیں ہو گا۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30333 میں عبدالرحمٰن ولد عبدالمجید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو مارکیٹ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرحمٰن ولد عبدالمجید صاحب نچی پمپ والی نیو مارکیٹ فیروز والا روڈ گوجرانوالہ شہر گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد وصیت نمبر 27995۔

مسل نمبر 30334 میں وقار اللہ قریشی ولد غضنفر اللہ قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وقار اللہ قریشی چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر 190 گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر 2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر 24231۔

مسل نمبر 30335 میں آصف محمود ولد محمود احمد قوم راجپوت سندھو پیشہ طالب علم عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف محمود مکان نمبر 61/64 ساکن گلی حاجی کریم والی جدید باغبانپورہ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر 24231۔

مسل نمبر 30336 میں محبوب احمد قمر ولد مرزا نذیر احمد ناصر قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈی سی روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محبوب احمد قمر گلی نمبر2 محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر2 خوشی محمد شاکر وصیت نمبر 24231۔

مسل نمبر 30337 میں نصیر احمد ناصر ولد عبدالمجید قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع وحدت کالونی گوجرانوالہ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد ناصر ساکن کچی پمپ والی نیو مارکیٹ فیروز والا روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553 گواہ شد نمبر2 مظفر احمد وصیت نمبر 27995۔

مسل نمبر 30338 میں بشیر احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ زراعت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین 5 ایکڑ واقع چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور مالیتی-/400000 روپے۔2۔ پلاٹ برقبہ 6 مرلہ واقع حاصل پور ضلع بہاولپور مالیتی-/11000 روپے۔ 3۔

پلاٹ نمبر 17 برقبہ دس مرلہ واقع محلہ نصیر آباد ربوہ مالیتی-/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد مل رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ولد چوہدری رحمت علی چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور p.o چک 58 الف گواہ شد نمبر1 محمد یعقوب سیکرٹری مال چک 84/F ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر 30339 میں حمیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد سندھو قوم جٹ سروعہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی-/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد سندھو چک نمبر 84/F p.o چک نمبر 58/F ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد یعقوب سیکرٹری مال چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز چک نمبر 84/F ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر 30340 میں عبداللطیف جاوید ولد شیر محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 6-92/R ضلع بہاولنگر حال نگرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین دو ایکڑ دو کنال واقع چک نمبر 92/6 ضلع بہاولنگر مالیتی-/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللطیف جاوید چک نمبر 6/R-92 حال احمدیہ ہاؤس نگرپارکر ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر1 مبارک احمد شاہ معلم وقف جدید وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر2 سردار محمد اسلم خان معلم وقف جدید وصیت نمبر 21738۔

مسل نمبر 30341 میں مرزا اعتراف احمد ولد مرزا نسیم بیگ قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی-/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا اعتراف احمد 421 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19472 گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز منگلہ 1122۔ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 30342 میں مبارک احمد طاہر ولد عبدالمجید صاحب قوم راجپوت پیشہ سروس عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 28/A گلی نمبر1 برقبہ 5 مرلہ واقع حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور مالیتی-/500000 روپے۔ اور موٹر سائیکل مالیتی-/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/7165 روپے ماہوار بصورت سروس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد طاہر 28/A حسن ٹاؤن گلی نمبر1 p.o اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19472 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد صدیقی ولد محمد صدیق 321 زینت بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔

بقیہ صفحہ 1

کھائے یہی تمدن ہے۔ جس نے انہیں بچایا ہوا ہے کیونکہ وہ بہت کمزور جانور ہے۔ بہت سے کیڑے تمدن سے قائم ہیں ان میں انسانوں کی طرح ایک مدنیت ہے اور وہ ان میں فطرتاً پیدا کی گئی ہے۔ شہد کی مکھیوں اور بھڑوں میں اور بہت سے جانور اسی قسم کے ہیں کہ ان میں اور اور ذرائع مقرر ہیں۔ مگر ہر ایک کی پرورش کے لئے سلسلہ اور انتظام پیدا کیا ہے۔ غرض حقیر حقیر چیزوں کو دیکھ کر (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) منہ سے نکلتا ہے۔ حقیر سے حقیر چیز کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کے نیچے لیا ہوا ہے ایسے خدا پر ایمان لانے والا کب خیال کر سکتا ہے کہ میرے ساتھ ظلم کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ ہر حالت میں یقین رکھتا ہے کہ میرے ساتھ بہت اچھا معاملہ ہو رہا ہے۔ باقی رہیں یہ خواہشیں کہ میں اور ترقی کروں یہ جہنم نہیں ہوتیں یہ خوشی کا موجب ہی ہوتی ہیں۔ اور راحت ہی ہوتی ہیں۔ جہنم سے انسان کی کوئی راحت نہیں رہتی۔ ایک بادشاہ کے رات اور دن جب وہ اپنی حالت پر مطمئن نہیں ہوتا۔ انگاروں پر کٹتے ہیں۔ لیکن ایک فقیر جس کے بدن پر کپڑا نہیں ہے وہ جب اپنی حالت پر مطمئن ہوتا ہے تو وہ بادشاہ ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جنت اور دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے اور اپنے ہاتھ سے انسان ان دونوں کے دروازے کھولتا ہے۔ خود دوزخ کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا اور پھر چیخ و پکار کرتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرو اور غور کرو کہ تمہیں تمام جہان کی مخلوق سے اعلیٰ بنایا ہے تو پھر تم کبھی نہیں کڑھ سکتے اور تمہاری زندگی خوشی کی زندگی ہو سکتی ہے یہ دوزخ تمہاری اپنی پیدا کردہ دوزخ ہے اور جنت بھی تمہاری اپنی پیدا کردہ۔

(از خطبہ 12- مئی 1916ء)

معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 96ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31- دسمبر 96ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ سکونت۔
تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔
دینی تعلیم۔ ناظرہ کلام الہیٰ۔ عبادت باترجمہ

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

مطالعہ کتب برائے اطفال

○ جنوری 1996ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب مقرر کی گئی ہے! "حضرت ابو عبیدہ بن الجراح"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارتی دھماکے سے فوجی کشیدگی بڑھے گی امریکی ماہرین نے کہا ہے کہ پاکستان بھی ایٹمی دھماکہ کرے گا۔ بھارت اپنی پالیسی سے انحراف کرے گا۔ اسلحہ کے خاتمے کی عالمی کوششوں کو بھی نقصان پہنچے گا۔ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کے اس مجوزہ ایٹمی دھماکے سے علاقائی سلامتی پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔ اور یہ خدشات درست ثابت ہو جائیں گے کہ بھارت ایٹمی ہتھیار پھینکنے والے پرتھوی میزائل پاکستان کے خلاف نصب کر رہا ہے۔ نیویارک ٹائمز کے رپورٹر نے اصرار کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان دونوں کے پاس جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت موجود ہے ہماری خبر درست ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ نے پریس رپورٹوں کا نوٹس لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر بھٹو بھی مڈٹرم الیکشن پر تیار ہو جائیں تب بھی میں اس کی مخالفت کرتا رہوں گا۔ درمیانی مدت کے انتخابات کا مطالبہ نواز شریف کی ذاتی سوچ ہے۔ ارکان اسمبلی کی اکثریت اپنی آئینی مدت پوری کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو یا نواز شریف کو عوام میں غیر مقبول ہونے سے بچانا سپیکر کا کام نہیں۔ میرے لئے دونوں قابل احترام ہیں انہوں نے کہا کہ الیکشن کی تاریخ یا صدر اور وزیر اعظم کے استعفے کے مطالبے پر مذاکرات بے سود ہوں گے۔ مشترکہ نکات پر مذاکرات کا اعلان خوش آئند ہے۔

○ مولانا سمیع الحق اور مولانا عبد الستار نیازی نے ملی کونسل کو سیاسی اتحاد بنانے کی مخالفت کر دی ہے۔ قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمان اور شاہ احمد نورانی نے سیاسی دکان چمکانے کی کوشش کی تو ملی کونسل کا شیرازہ بکھر سکتا ہے۔ صوبہ پنجاب کے انتخابات میں اختلافات پر جمعیت العلمائے اسلام نے سیکرٹری اطلاعات اور نائب صدر کے عہدے واپس کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ اگر کالاباغ ڈیم پر اتفاق نہ ہوا تو متبادل ڈیم بنائیں گے سرحد حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ مڈٹرم انتخابات کا نعرہ لگانے والے کسی بھول میں ہیں جنوبی اضلاع میں اربوں روپے کے ترقیاتی کام جاری ہیں۔ لیکن حکومت نعروں کی بجائے خدمت پر یقین رکھتی ہے۔

○ بی بی سی نے اکانومسٹ میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے حوالے سے کہا ہے کہ پاکستان کے جنرل کتنا ہی شور مچائیں انہیں اخراجات کم کرنے ہوں گے۔ امریکی ہتھیاروں کی پاکستان کو فراہمی سے بھارت کی فوجی برتری کم نہیں ہوگی۔ کیونکہ پاکستان کو دی جانے والی امداد کی مالیت بھارت کے گزشتہ پانچ برسوں کے دفاعی بجٹ کا صرف ایک فیصد ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ پاکستان کو امریکی ہتھیاروں کی فراہمی سے برصغیر میں اسلحے کی کوئی نئی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

○ سٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا ہے پاکستان میں غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہو رہا ہے۔ ملک کے تین کروڑ عوام غربت کی انتہائی نچلے درجے کی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عوام بچت کرتے ہیں اور امیر اس سے سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ صاحب ثروت لوگوں کی بڑی تعداد ٹیکس ادا نہیں کرتی غربت کے خاتمے پر ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہنگائی اور غربت زیادہ انتظامی اخراجات اور بدعنوانیوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کے لئے افراط زر ٹیکس بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محض فلاحی خیراتی کاموں سے غربت ختم نہیں ہو سکتی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے بھرتیوں پر پابندی کے نوٹیفیکشن کے اجراء کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو جھاڑ پلادی انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے نوٹیفیکشن جاری کیا ہے تو اسے سیک کر دوں گا۔ انہوں نے بھائی پھیرو کے نواحی گاؤں سندھ میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا میں صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہوں میری اجازت کے بغیر کوئی کیسے پابندی لگا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا مشن عوام کی خدمت ہے وزارت اعلیٰ سے میرا کوئی ذاتی مفاد وابستہ نہیں۔

○ خزانہ کے سابق وزیر ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ کسی بین الاقوامی مالیاتی ادارے نے قرضے دینے سے انکار نہیں کیا۔ مالی بحران ضرور ہے مگر گزارہ ہو گا۔ غریبوں کی اکانومی کی طرف توجہ دینا ہوگی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ افراط زر کی شرح 25 فیصد ہے۔

○ کراچی میں مختلف علاقوں میں فائرنگ سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ رینجرز اور پولیس نے ضلع غربی کے علاقے سعید آباد کا صبح سے محاصرہ کر کے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ کراچی میں امریکی قونصل جنرل نے اپنے ملازم اور اس کے بیٹے کی گرفتاری پر احتجاج کیا۔ دونوں کو بفرزون کے علاقے میں ان کے گھر سے مبینہ طور پر رینجرز نے گرفتار کیا۔ اور آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر کئی دیگر افراد کے ہمراہ کھلے میدان میں رکھا گیا۔ امریکی سفارت کاروں کی مداخلت پر 24 گھنٹے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ گرفتار ہونے والا سید نقوی پروٹوکول آفیسر ہے۔

○ پنجاب میں کرپٹ افسروں کے خلاف آپریشن آغاز ہی میں رک گیا ہے۔ صوبائی محکموں کے سربراہوں نے کرپٹ افسروں کو بے نقاب کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن دو محکموں کے سوا کسی نے کارروائی نہیں کی۔ چیف سیکرٹری پنجاب نے آپریشن میں دلچسپی نہ لینے والے محکمانہ سربراہوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ فلپائن میں دہشت گردی کے الزام میں پانچ پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاریاں پاکستانی وزیر داخلہ اور فلپائنی وزیر داخلہ کے درمیان تعاون کے ایک معاہدے کے ایک روز بعد ہوئیں۔

○ لاہور میں باٹاپور کے علاقے میں مسلم لیگی کارکن کے قتل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سینکڑوں افراد نے تھانہ باٹاپور پر حملہ کیا تھانے پر پتھراؤ کیا گیا اور ٹائر جلا کر ٹریفک معطل کر دی۔

○ وزیر اعظم کے اقتصادی امور کے مشیر مسٹر وی اے جعفری نے کہا ہے کہ اقتصادی حالت اچھی نہیں ہے۔ حکومت کو فنڈز کی کمی کا سامنا ہے۔ پریس کی منظر کشی پراپیگنڈہ ہے۔ اس سے عوام کے حوصلے پست ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاہم حکومت کے پاس بہت سی مدوں میں پیسہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ افراط زر کی شرح ساڑھے بارہ فیصد سے کم کی جائے گی۔

○ کھیوڑہ کے قریب ویگن کھائی میں گرنے سے 6۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ بھارت کو گیس سپلائی ہوئی تو پائپ لائن اڑا دیں گے۔ گیس کی فراہمی کشمیریوں کے خون سے غداری ہے۔ مسلم امہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ بھارت کا تجارتی بائیکاٹ کر دے۔

○ ایم کیو ایم سے لندن میں خفیہ مذاکرات کا امکان ہے۔ برطانیہ ثالث بن سکتا ہے۔ اجمل دہلوی نے ایک بھارتی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایم کیو ایم نئے صوبے کے قیام کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

○ چیچن جانبازوں نے 22 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

ہوالشافی
ہومیوپیتھک کلینک
لیڈی ڈاکٹر خدیجہ بیگم
(اقصیٰ روڈ) انیس مارکیٹ ربوہ
دسمبر ٹائم ۱۰ تا ۱ بجے صبح۔ 3 تا 6 بجے شام
کچھ لوگ اس الجھن کا شکار ہیں کہ ہومیو علاج لمبا ہے۔ طریقہ علاج چاہے کوئی بھی ہو۔ نیا مرض جلد اور پرانا دیر سے ٹھیک ہوتا ہے۔ خدمت کا موقع دیں اور آزما کر دیکھئے

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۲۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر: 212434 (04524)

تریاق اٹھرا	نور نظر کورس	اکسیر معدہ	قند شفاء	زد جام عشق
20/- 40/- 200/-	625/-	10/- 20/-	2/- 15/-	30 گولی 350/-

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ
فون: 04524-211538